OPEN ACCESS
Al-Idrak
Research Journal
ISSN (Online): 2789-3227
ISSN (Print): 2789-3235
www.alidrakresearchjournal.com

مواصلات وابلاغیات میں مؤثر حکم ومصالح: سیرت النبی ﷺ کے تناظر میں نبوی اقدامات کا اطلاقی مطالعہ

Effective Communication and Strategic Messaging: An Applied Study of Prophetic Measures in Light of the Seerah

☆ **Hafiz Jamil Khalil**
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, (UET), Pakistan.

☆☆ **Dr Attiq ur Rahman**
Associate Professor, Department of Islamic Studies, UET, Lahore, Pakistan

☆☆☆**Hafiza Ambreen Fatima**
Learning Alliance Teaching staff, DHA phase 8 Lahore, Pakistan.

Citation:
Khalil, Hafiz Jamil, Dr Attiq ur Rahman and Hafiza Ambreen Fatima" Effective Communication and Strategic Messaging: An Applied Study of Prophetic Measures in Light of the Seerah"Al-Idrāk Research Journal, 4, no.1, Jan-Jun (2024): 242– 261.

ABSTRACT

This study explores the principles of effective communication and strategic messaging in light of the Seerah of the Prophet Muhammad ﷺ. By analyzing the Prophet's ﷺ approach to public oratory, diplomacy, media engagement, and Islamic preaching, this research highlights how his methods remain relevant in contemporary communication models. The study compares Prophetic communication with modern public speaking, corporate communication, diplomatic strategies, and media ethics, demonstrating the superiority of truth, wisdom, and sincerity in effective messaging. Additionally, the research emphasizes the importance of applying these principles in modern contexts such as countering Islamophobia, promoting ethical journalism, enhancing diplomatic relations, and utilizing digital platforms for Islamic outreach. By integrating Prophetic communication strategies into contemporary media and diplomatic frameworks,

Muslim societies can establish a more truthful and impactful global narrative. The study concludes that the Seerah provides a timeless communication model, urging further research on its practical applications in today's digital and globalized world.

Keywords: Effective Communication, Strategic Messaging. Applied Study, Prophetic Measures, Light of the Seerah

Introductionتعارف

مواصلات Communication اور ابلاغیات Media & Communication Studies جدید دور میں انسانی زندگی کے بنیادی ستونوں میں شمار ہوتے ہیں۔ مواصلات کی تعریف کرتے ہوئے **جوزف اے. ڈیوٹین** Joseph A. Devito لکھتے ہیں:

> "Communication is the process of sending and receiving messages through verbal or non-verbal means, including speech, writing, gestures, and digital media." [1]

"مواصلات ایک ایسا عمل ہے جس میں پیغامات کو زبانی یا غیر زبانی ذرائع، جیسے کہ تقریر، تحریر، اشارے اور ڈیجیٹل میڈیا کے ذریعے بھیجا اور وصول کیا جاتا ہے۔"

اسلامی تعلیمات میں ابلاغ کا تصور قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

"وَمَا عَلَى ٱلرَّسُولِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ[2] "

"اور رسول پر واضح پیغام پہنچانے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ پیغام رسانی کی اسلامی اہمیت کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ میں بھی بہترین ابلاغی اصول ملتے ہیں، جن کا اطلاق آج کے دور میں میڈیا، تبلیغ، اور بین الاقوامی تعلقات میں کیا جا سکتا ہے۔

1.2 اسلامی تناظر میں مؤثر حکم ومصالح کا مفہوم

اسلامی تعلیمات میں "حکم Wisdom "اور "مصالح Public Interests "کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا:

"يُؤْتِي ٱلْحِكْمَةَ مَن يَشَآءُ وَمَن يُؤْتَ ٱلْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا"[3]

"جسے حکمت عطا کی گئی، اسے خیر کثیر نصیب ہوا۔"

اسلامی ابلاغیات میں "حکمت "کا مطلب ہے کہ بات کو مؤثر انداز میں کہنے کی صلاحیت، اور "مصلحت "کا مطلب وہ فائدہ ہے جو ایک پیغام سے حاصل ہو سکتا ہے۔ امام غزالیؒ لکھتے ہیں": الحكمة هي وضع الشيء في موضعه

---

[1] Devito, Joseph A. "Human Communication: The Basic Course." Pearson, 2019

[2] *Al-Māʼidah* 99.

[3] *Al-Baqarah* 269.

المناسب على وفق الشرع والعقل".[1] "حکمت یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کی مناسب جگہ پر شرع اور عقل کے مطابق رکھا جائے۔"

اسی طرح، جدید میڈیا میں اسلامی اصولوں کو اپنانے کی اہمیت بڑھ رہی ہے تاکہ سچائی، انصاف، اور مثبت ابلاغ کو فروغ دیا جا سکے۔

1.3 سیرت النبی ﷺ میں مواصلات کے اصول اور حکمت عملی

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ میں ابلاغ کے مختلف طریقے استعمال کیے گئے، جو آج بھی مؤثر مواصلات کے لیے مشعل راہ ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ موقع، ماحول، اور مخاطب کے اعتبار سے گفتگو فرمائی۔ نبی ﷺ نے قیصر روم، کسریٰ، اور دیگر حکمرانوں کو سفارتی خطوط لکھے۔ ان خطوط میں جامع اور مؤثر اسلوب اختیار کیا گیا تاکہ پیغام واضح ہو:

"بسم الله الرحمن الرحيم. من محمد رسول الله إلى هرقل عظيم الروم، سلام على من اتبع الهدى"...[2]

"اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے روم کے عظیم حکمران ہرقل کے نام۔ سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے"...

یہ انداز آج کے سفارتی و بین المذاہب مکالمے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

نبی ﷺ کے خطبات، احادیث، اور روزمرہ گفتگو میں فصاحت و بلاغت نمایاں تھی۔ آپ ﷺ کی زبان نرم لیکن مدلل ہوتی، جیسا کہ ارشاد فرمایا:

" خاطبوا الناس على قدر عقولهم".

"لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق بات کرو۔"

یہ اصول آج کے تعلیمی اور میڈیا نظام میں مؤثر طریقے سے استعمال ہو سکتا ہے۔

1.4 تحقیق کی ضرورت اور اہمیت

موجودہ دور میں ابلاغی تحدیات بڑھ چکے ہیں، جن میں:

- غلط معلومات Disinformation کا پھیلاؤ
- اسلاموفوبیا اور اسلامی پیغام کی غلط تعبیر

[1] Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid Muḥammad ibn Muḥammad. Iḥyā’ ‘Ulūm al-Dīn. Beirut: Dār al-Ma‘rifah, n.d.245

[2] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, ḥadīth no. 7.

- میڈیا میں تعصب اور نفرت انگیز بیانیہ

یہ تحقیق ان تحدیات کے تناظر میں سیرت النبی ﷺ کے اصولوں کو عصری ابلاغی مسائل کے حل کے لیے پیش کرے گی۔

1.5 تحقیق کے بنیادی سوالات اور طریقہ کار

یہ تحقیق درج ذیل سوالات کا جواب دے گی:

1. سیرت النبی ﷺ میں مؤثر ابلاغ کے کیا اصول موجود ہیں؟
2. نبوی ابلاغی حکمت عملی کو جدید میڈیا میں کیسے اپنایا جا سکتا ہے؟
3. حکم و مصالح کے اصولوں کی روشنی میں اسلامی دعوت کے جدید طریقے کیا ہو سکتے ہیں؟

تحقیق میں درج ذیل طریقہ کار استعمال ہو گا:

- **تاریخی تجزیاتی طریقہ** Historical-Analytical Method
- **تطبیقی مطالعہ** Comparative Study
- **متون و نصوص کا تحقیقی تجزیہ** Textual Analysis

یہ تحقیق سیرت النبی ﷺ کے مواصلاتی پہلو کو جدید دنیا کے لیے عملی ماڈل بنانے کی کوشش کرے گی۔

یہ تعارف اس تحقیقی مقالے کا بنیادی خاکہ فراہم کرتا ہے، جس میں مواصلات و ابلاغیات کی اسلامی بنیادوں، نبوی حکمت عملی، اور جدید اطلاقی پہلوؤں پر گفتگو کی گئی۔ یہ تحقیق امت مسلمہ کو جدید میڈیا اور سماجی مواصلات میں اسلامی اصولوں کو اپنانے کے لیے ایک فکری اور عملی بنیاد فراہم کرے گی۔

مبحث اول: مواصلات و ابلاغیات کی اسلامی اساس

اسلام میں ابلاغ Communication اور مواصلات Media & Communication کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطری طور پر گفتگو، اظہارِ خیال، اور پیغام رسانی کی صلاحیت دی، جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

"الرَّحْمَٰنُ، عَلَّمَ ٱلْقُرْءَانَ، خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ، عَلَّمَهُ ٱلْبَيَانَ[1] "

"رحمان، جس نے قرآن سکھایا، انسان کو پیدا کیا، اور اسے بیان سکھایا۔"

یہ آیات انسانی ابلاغی صلاحیت کی بنیادی اہمیت کو ظاہر کرتی ہیں، جسے اسلامی تعلیمات میں مزید نکھارا گیا۔

2.1 ابلاغ کی تعریف اور دینی اہمیت

مواصلات و ابلاغیات کی تعریف مختلف ماہرین نے کی ہے۔

---

[1] *Al-Raḥmān* 1–4.

مغربی تناظر میں تعریف

مشہور ماہرِ ابلاغ **کلاڈ شینن** Claude Shannon لکھتے ہیں:

"Communication is the process of transmitting information and meaning from one entity to another through a shared system of symbols, signs, or behavior." [1]

"ابلاغ وہ عمل ہے جس میں معلومات اور معنی کو ایک وجود سے دوسرے تک علامات، اشارات یا رویے کے ذریعے منتقل کیا جاتا ہے۔"

اسلامی تناظر میں تعریف

اسلامی نقطۂ نظر سے ابلاغ کا مطلب ہے پیغام کو ایسے انداز میں پہنچانا کہ وہ سچائی، وضاحت، اور حکمت پر مبنی ہو۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں:

"التبليغ هو إيصال المعنى إلى المتلقي بأوضح طريق وأفصح بيان".[2]

"ابلاغ یہ ہے کہ پیغام کو وصول کنندہ تک سب سے واضح اور فصیح انداز میں پہنچایا جائے۔"

دینی اہمیت

اسلام میں ابلاغ محض ایک مہارت نہیں، بلکہ ایک فریضہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً[3]"

"میری طرف سے پیغام پہنچاؤ، چاہے ایک آیت ہی ہو۔"

یہ حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ ہر مسلمان پر اسلامی پیغام کی درست اور مؤثر ترسیل لازم ہے۔

2.2 قرآن و حدیث میں مؤثر گفتگو کے اصول

قرآن اور حدیث میں گفتگو کے جو اصول دیے گئے ہیں، وہ آج کے جدید میڈیا اور ابلاغی نظام کے لیے بھی رہنما اصول بن سکتے ہیں۔

---

[1] Shannon, Claude. "A Mathematical Theory of Communication," 1948.

[2] Al-Rāzī, Fakhr al-Dīn. Tafsīr al-Kabīr (also known as Mafātīḥ al-Ghayb). Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, n.d., 10: 212.

[3] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, ḥadīth no. 3461.

.1 وضاحت اور سچائی

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا[1] "

"اور بات کرو سیدھی اور درست۔"

یہ اصول کسی بھی ابلاغی نظام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے، تاکہ غلط بیانی اور افواہوں سے اجتناب کیا جاسکے۔

.2 نرمی اور حکمت

نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا:

"فَقُولَا لَهُۥ قَوْلًا لَّيِّنًا[2] "

"اس سے نرم بات کرنا۔"

یہ اصول جدید سفارت کاری، بین المذاہب مکالمے، اور عوامی خطابات میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

.3 اختصار اور جامعیت

نبی ﷺ نے فرمایا:

"أُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ[3] "

"مجھے جامع اور مختصر گفتگو کی صلاحیت عطا کی گئی ہے۔"

یہ اصول آج کے ڈیجیٹل دور میں انتہائی اہم ہے، جہاں مختصر مگر بامعنی پیغام دینا زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔

2.3 اسلامی خطابت اور تبلیغ میں حکم و مصالح کا تصور

اسلامی ابلاغیات میں **حکم** Wisdom اور **مصالح** Public Interest کی اہمیت ہمیشہ مقدم رہی ہے۔

.1 حکمت اور بصیرت

قرآن کریم میں فرمایا گیا:

"ٱدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلْحِكْمَةِ وَٱلْمَوْعِظَةِ ٱلْحَسَنَةِ[4] "

"اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔"

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

"الدعوة بالحكمة تقتضي معرفة حال المدعو ومخاطبته بما يناسبه".[1]

---

[1] *Al-Aḥzāb* 70

[2] *Ṭāhā* 44.

[3] Muslim, Abū al-Ḥusaīn, *Ṣaḥīḥ Muslim*, ḥadīth no. 523.

[4] *Al-Naḥl* 125.

"حکمت کے ساتھ دعوت دینے کے لیے ضروری ہے کہ مدعو کے حال کو پہچانا جائے اور اس سے مناسب انداز میں گفتگو کی جائے۔"

2. مصلحت اور فہم

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"المصلحة في الخطاب تقتضي درء المفاسد وجلب المنافع وفق الشرع".[2]

"خطاب میں مصلحت یہ ہے کہ شرعی اصولوں کے مطابق مفاسد کو روکا جائے اور فوائد حاصل کیے جائیں۔"

یہ اصول آج کے پبلک اسپیکنگ، میڈیا بیانات، اور سیاسی خطابات میں انتہائی اہمیت رکھتے ہیں۔

2.4 نبی ﷺ کے اسلوبِ گفتگو کی بنیادی خصوصیات

نبی کریم ﷺ کا اسلوبِ گفتگو انتہائی فصیح، جامع، اور مؤثر تھا۔

1. سادہ مگر بلیغ گفتگو

نبی ﷺ کی گفتگو عام فہم اور بلیغ ہوتی۔ آپ نے فرمایا:

"إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا[3] "

"بے شک بعض بیان جادو کی تاثیر رکھتے ہیں۔"

2. سامعین کی ذہنی سطح کے مطابق بات کرنا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"خَاطِبُوا النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ"[4]

"لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق بات کرو۔"

3. سوال و جواب کا اسلوب

نبی ﷺ اکثر سوال و جواب کے ذریعے سامعین کی توجہ مرکوز رکھتے، جیسے:

"أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟[5] "

"کیا تم جانتے ہو کہ دیوالیہ کون ہے؟"

یہ طریقہ آج کے تدریسی اور تربیتی نظام کے لیے نہایت اہم ہے۔

---

[1] Ibn al-Qayyim, *Zād al-Maʿād*, vol. 3, p. 33.
[2] Ibn Taymiyyah, *Majmūʿ al-Fatāwā*, vol. 20, p. 53.
[3] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, ḥadīth no. 5146.
[4] Ibn Abī Shaybah, *Muṣannaf Ibn Abī Shaybah*, vol. 5, p. 235.
[5] Muslim, Abū al-Ḥusaīn, *Ṣaḥīḥ Muslim*, ḥadīth no. 2581.

یہ مبحث واضح کرتا ہے کہ اسلامی ابلاغی اصول کس قدر جامع اور عصری تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔ قرآن و حدیث میں دیے گئے اصول، نبی کریم ﷺ کے اسلوبِ گفتگو، اور علمائے کرام کے نظریات سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر حکمت، مصلحت، وضاحت، اور نرمی کو اپنایا جائے تو ابلاغ مؤثر اور بامقصد بن سکتا ہے۔ جدید میڈیا، سیاسی بیانات، خطبات، اور عوامی رابطوں میں ان اصولوں کو اپنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

دوسرا مبحث: سیرت النبی ﷺ میں مؤثر حکم و مصالح کے عملی نمونے.

نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں حکمت اور مصلحت کے بے شمار عملی نمونے موجود ہیں جو نہ صرف ایک داعی کے لیے مشعل راہ ہیں بلکہ سفارت کاری، سیاست، اور عوامی خطابات میں بھی ایک کامل نمونہ پیش کرتے ہیں۔

3.1. نبی ﷺ کی مکی اور مدنی زندگی میں ابلاغی حکمت عملی.

نبی اکرم ﷺ کی مکی زندگی میں ابلاغی حکمت عملی صبر، حکمت اور تدریجی دعوت پر مبنی تھی۔ آپ ﷺ نے ابتدائی تین سال تک دعوت کو خفیہ رکھا، پھر اللہ کے حکم سے علانیہ تبلیغ شروع کی:

"وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ"[1]

اور آپ اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈرائیں۔

مکی دور میں حکمت کا یہ انداز اپنایا گیا کہ کمزور طبقے کو خاص اہمیت دی گئی، جیسے حضرت بلال حبشیؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ، اور دیگر صحابہؓ کو خصوصی تعلیم و تربیت دی گئی۔ مدنی دور میں ابلاغی حکمت عملی زیادہ منظم ہوئی، جس میں تبلیغ، سفارت، اور خطبات جیسے ذرائع استعمال کیے گئے۔

ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> "نبی ﷺ کی دعوت میں تدریج، فطری اصولوں کی رعایت اور حالات کے مطابق انداز اپنانا نمایاں خصوصیات تھیں۔"[2]

3.2. دعوتِ اسلام میں تدریجی ابلاغ اور اس کی حکمت.

اسلامی دعوت میں تدریجی انداز بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ نبی ﷺ نے دعوت کے تین مراحل طے کیے:

1. **خفیہ دعوت** ابتدائی 3 سال
2. **علانیہ دعوت** مکی دور
3. **ریاستی سطح پر تبلیغ** مدنی دور

---

[1] *Al-Shu'arā'* 214.

[2] Ibn al-Qayyim, Shams al-Dīn Abū 'Abd Allāh Muḥammad ibn Abī Bakr. Zād al-Ma'ād fī Hady Khayr al-'Ibād. Beirut: Mu'assasat al-Risālah, n.d., 1: 35.

یہ تدریجی عمل نہایت حکمت پر مبنی تھا، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

"ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ"[1]

اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔

نبی ﷺ کی دعوت میں تدریج کی حکمت یہ تھی کہ لوگ بتدریج ایمان کو قبول کریں اور ان کی ذہنی اور سماجی تربیت ہو۔ اس کی ایک مثال شراب کی حرمت میں تدریجی عمل ہے، جو تین مراحل میں مکمل ہوئی۔

3.3. سفارتی خطوط اور غیر مسلم قیادت سے مواصلاتی تعلقات

نبی ﷺ نے غیر مسلم حکمرانوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے باقاعدہ سفارتی خطوط ارسال فرمائے، جو ایک منظم سفارتی حکمت عملی کی عکاسی کرتے ہیں۔

1. قیصر روم ہرقل کے نام خط
2. خسرو پرویز ایران کے نام خط
3. مقوقس مصر کے نام خط
4. نجاشی حبشہ کے نام خط

نبی ﷺ نے ان خطوط میں احترام، دعوت، اور اسلامی تعلیمات کو نہایت جامع انداز میں پیش کیا، جیسا کہ قیصر روم کے نام لکھا گیا:

"بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، إِلَىٰ هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ..."[2]

یہ خطوط عربی میں تحریر کیے گئے، اور نبی ﷺ نے سفارتی امور میں مہارت رکھنے والے صحابہ کو بطور ایلچی روانہ کیا، جیسے حضرت دحیہ کلبیؓ کو قیصر روم کے دربار میں بھیجا گیا۔

مشہور مستشرق مارٹن لنگز لکھتے ہیں:

"محمد ﷺ کی سفارتی حکمت عملی دنیا کی سب سے کامیاب حکمت عملیوں میں سے ایک ہے، جو محض الفاظ پر نہیں بلکہ عملی تدابیر پر مبنی تھی۔[3] "

[1] *Al-Naḥl* 125.
[2] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, ḥadīth no. 7.
[3] Lings, Martin. *Muhammad: His Life Based on the Earliest Sources*, p. 255.

3.4. نبی ﷺ کے خطبات اور عوامی مکالمے میں حکمت و مصلحت

نبی ﷺ کے خطبات اور عوامی مکالمے اعلیٰ درجے کی حکمت اور فصاحت و بلاغت کا نمونہ تھے۔ حجۃ الوداع کا خطبہ اس کی سب سے بہترین مثال ہے، جس میں انسانی حقوق، سماجی مساوات، اور اخلاقی اصولوں کی وضاحت کی گئی۔

> "لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَىٰ أَعْجَمِيٍّ، وَلَا لِأَعْجَمِيٍّ عَلَىٰ عَرَبِيٍّ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَىٰ أَسْوَدَ، وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَىٰ أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَىٰ" [1]
>
> عرب کو کسی عجمی پر، اور عجمی کو کسی عرب پر کوئی فضیلت نہیں، نہ ہی گورے کو کالے پر، اور نہ ہی کالے کو گورے پر، فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔

نبی ﷺ کے خطبات میں درج ذیل حکمتیں شامل تھیں:

1. **جامع الفاظ کا استعمال:** الفاظ کم لیکن معانی وسیع ہوتے، جیسے حدیث "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" بخاری، 1۔
2. **سامعین کی سطح کے مطابق بیان:** عام لوگوں سے سادہ زبان میں گفتگو جبکہ اہلِ علم سے گہری بات چیت۔
3. **مثالوں اور سوال وجواب کا طریقہ:** نبی ﷺ اکثر سوال پوچھ کر سامعین کی توجہ حاصل کرتے، جیسے "مفلس کون ہے؟"[2]

مستشرق ولیم مونٹگمری لکھتے ہیں:

> "نبی محمد ﷺ کا عوامی خطاب ایک منفرد اور متاثر کن انداز رکھتا تھا، جو ان کی غیر معمولی قائدانہ صلاحیتوں کی عکاسی کرتا ہے۔[3] "

نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں ابلاغی حکمت عملی، تدریجی دعوت، سفارتی تعلقات، اور خطبات میں حکمت و مصلحت کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں، جو آج بھی دعوتِ دین، سیاست، اور سفارت کاری میں مشعل راہ ہیں۔

مبحث سوم: نبوی ابلاغی حکمت عملی اور عصر حاضر میں اس کا اطلاق

نبی کریم ﷺ کی ابلاغی حکمت عملی نہایت جامع، مؤثر اور ہر دور کے لیے قابلِ عمل تھی۔ آج کے جدید ذرائع ابلاغ اور سماجی وسیاسی مواصلات میں بھی آپ ﷺ کے طریقوں کو رہنمائی کے لیے اپنایا جا سکتا ہے۔ اس مبحث میں ان اصولوں کا جدید تناظر میں تجزیہ کیا جائے گا۔

---

[1] Aḥmad ibn Ḥanbal, *Musnad Aḥmad*, ḥadīth no. 23489.
[2] Muslim, Abū al-Ḥusaīn, *Ṣaḥīḥ Muslim*, ḥadīth no. 2581.
[3] Watt, W. Montgomery. *Muhammad: Prophet and Statesman*, p. 85.

.4.1 میڈیا اور جدید ذرائع ابلاغ میں نبوی اصولوں کی مطابقت

آج کے میڈیا میں معلومات کی ترسیل انتہائی تیز رفتار ہو چکی ہے، لیکن نبی ﷺ کی ابلاغی حکمت عملی میں جو اصول اپنائے گئے، وہ آج کے میڈیا کے لیے بھی نہایت موزوں ہیں:

1. **صداقت اور سچائی:**

نبی ﷺ نے ہمیشہ درست معلومات پھیلانے پر زور دیا:

"إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ"[1]

بے شک سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت تک لے جاتی ہے۔

آج کے میڈیا میں غلط اطلاعات، فیک نیوز اور پروپیگنڈے کے مقابلے میں صحافتی دیانت داری کو اپنانا ضروری ہے۔

2. **اعتدال اور توازن:**

نبی ﷺ نے جذباتیت کی بجائے حکمت کو ترجیح دی، جو آج کے میڈیا کے لیے بھی لازمی اصول ہے۔

3. **مثبت ابلاغ:**

نبی ﷺ نے ہمیشہ نرم اور مؤثر انداز میں بات کی:

"فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ"[2]

آپ کی نرم دلی اللہ کی رحمت ہے، اگر آپ سخت ہوتے تو لوگ آپ سے دور ہو جاتے۔

یہ اصول جدید میڈیا میں عوامی رائے سازی کے لیے نہایت اہم ہیں۔

.4.2 اسلامی تبلیغ میں حکمت و مصلحت کا عملی اطلاق

نبوی حکمت عملی کے مطابق اسلامی دعوت کے تین بنیادی اصول ہیں:

1. **حکمت کے ساتھ دعوت دینا:**

"ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ"[3]

اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔

آج کے جدید ذرائع جیسے سوشل میڈیا، ٹی وی، اور ویب سائٹس میں اسلام کی دعوت دیتے وقت حکمت کو اپنانا ضروری ہے۔

---

[1] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, ḥadīth no. 6094.
[2] *Āl ʿImrān* 159.
[3] *Al-Naḥl* 125.

2. **مخاطب کی ذہنی سطح کے مطابق گفتگو:**

نبی ﷺ نے مخاطب کے مزاج، علم اور فہم کو مد نظر رکھتے ہوئے بات کی، جیسے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجتے وقت ان کے مقام و منصب کے مطابق نصیحت دی۔

3. **تدریجی طریقہ کار:**

اسلامی تعلیمات کو زبردستی نافذ کرنے کے بجائے تدریجی اصلاحی عمل اختیار کرنا نبی ﷺ کی سنت ہے، جیسا کہ شراب کی حرمت تدریجاً نازل ہوئی۔

4.3. بین المذاہب مکالمے میں سیرت النبی ﷺ سے استفادہ

آج کے بین المذاہب مکالمے میں نبی اکرم ﷺ کے طرزِ عمل سے کئی اصول لیے جاسکتے ہیں:

1. **بردباری اور رواداری:**

نبی ﷺ نے اہلِ کتاب اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ حسنِ سلوک کیا، جیسے نجران کے عیسائیوں سے مکالمہ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج2، ص111۔

2. **مشترکہ اقدار پر گفتگو:**

جیسا کہ قرآن میں ذکر ہے:

"قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ"[1]

کہو! اے اہلِ کتاب! آؤ اس بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔

3. **امن اور عدل پر مبنی مکالمہ:**

میثاقِ مدینہ ایک بہترین مثال ہے، جس میں مختلف مذاہب کے افراد کے ساتھ پر امن بقائے باہمی کے اصول طے کیے گئے۔

4.4. سیاسی اور سماجی مواصلات میں نبوی طرزِ عمل کی معنویت

نبی کریم ﷺ نے سیاسی و سماجی روابط میں انتہائی مؤثر حکمت عملی اپنائی، جو آج کے سیاسی و سفارتی معاملات میں بھی مشعلِ راہ ہے:

1. **امانت داری اور دیانت:**

نبی ﷺ کی سیاست دیانت پر مبنی تھی، جیسا کہ صلح حدیبیہ میں آپ ﷺ نے معاہدے کی تمام شرائط کو پورا کیا، چاہے وقتی طور پر ناموافق کیوں نہ لگیں۔

[1] *Āl ʻImrān* 64.

2. **مدبرانہ گفتگو اور نرم رویہ:**
نبی ﷺ نے ہمیشہ سیاسی معاملات میں نرم انداز اختیار کیا، جیسے مکہ کے سرداروں سے گفتگو میں حکمت اور صبر کا مظاہرہ کیا۔

3. **سفارتی مہارت:**
نبی ﷺ کے بھیجے گئے سفارتی خطوط اور معاہدے آج کی بین الاقوامی سیاست میں بھی ایک نمونہ ہیں۔

4. **اصلاحِ معاشرہ میں عملی اقدامات:**
نبی ﷺ نے غلامی کے خاتمے، حقوقِ نسواں، اور عدل و انصاف کے اصول قائم کرکے ایک مثالی سماجی نظام دیا۔

نبی اکرم ﷺ کی ابلاغی حکمت عملی آج کے میڈیا، اسلامی دعوت، بین المذاہب مکالمے اور سیاسی و سماجی روابط میں بہترین رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اگر ہم آپ ﷺ کے اصولوں کو جدید دور میں اپنائیں، تو عالمی سطح پر اسلام کے مثبت تشخص کو اجاگر کیا جا سکتا ہے۔

مبحث رابع: مؤثر حکم و مصالح کے اصول اور جدید تحدیات

نبوی ابلاغی حکمت عملی کی ایک نمایاں خصوصیت اس کی ہمہ گیریت اور ہر زمانے میں قابلِ اطلاق ہونا ہے۔ عصرِ حاضر میں، جہاں سوشل میڈیا، ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ اور اسلاموفوبیا جیسے تحدیات درپیش ہیں، وہاں نبی اکرم ﷺ کے ابلاغی اصولوں سے رہنمائی لینا ناگزیر ہے۔ یہ مبحث ان اصولوں اور جدید دور میں ان کے اطلاق پر روشنی ڈالے گا۔

5.1. غیر مسلم معاشروں میں اسلامی پیغام کی مؤثر ترسیل

نبی اکرم ﷺ نے غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام نہایت حکمت اور تدبر کے ساتھ پہنچایا۔ آج کے غیر مسلم معاشروں میں بھی یہی طریقہ اپنانا ضروری ہے۔

1. نبی ﷺ کی غیر مسلموں کے ساتھ گفتگو کی حکمت

آپ ﷺ نے اہلِ کتاب اور مشرکین دونوں کے ساتھ مکالمے میں نرمی، حکمت اور دلیل کا راستہ اپنایا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ[1] "

اور اہلِ کتاب سے بحث نہ کرو مگر عمدہ طریقے سے۔

[1] *Al-'Ankabūt* 46.

.2 سفارتی خطوط میں مخاطب کی نفسیات کا لحاظ

نبی ﷺ نے قیصر روم، کسریٰ ایران، اور نجاشی حبشہ کو دعوتی خطوط بھیجے، جن میں ان کے سیاسی مقام اور مذہبی عقائد کا لحاظ رکھا گیا۔[1]

.3 غیر مسلموں کے ساتھ حسنِ سلوک اور عملی دعوت

نبی ﷺ کے اخلاقی برتاؤ نے کئی غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے پر آمادہ کیا، جیسے حضرت زید بن سعینہؓ، جو ایک یہودی عالم تھے الشفا، قاضی عیاض۔

عصرِ حاضر میں اطلاق

1. مکالمے کے لیے علمی، عقلی اور اخلاقی انداز اختیار کیا جائے۔
2. غیر مسلموں کے ساتھ سوشل ورک اور سماجی ہم آہنگی کے منصوبے بنائے جائیں۔
3. اسلام کے حقیقی پیغام کو میڈیا اور سفارتی ذرائع سے مؤثر انداز میں پیش کیا جائے۔

.5.2 سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل دور میں ابلاغی مصلحتیں

ڈیجیٹل دنیا میں اسلام کا مؤثر پیغام پہنچانے کے لیے درج ذیل اصول اپنانا ضروری ہے:

.1 حقائق پر مبنی مواد کی ترسیل

نبی ﷺ نے سچائی کو اولین ترجیح دی:

"إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ[2] "

سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

سوشل میڈیا پر جھوٹی خبریں اور افواہیں روکنے کے لیے اسلام کی تعلیمات کو اپنانا ضروری ہے۔

.2 مثبت اور حکمت آمیز انداز

نبی ﷺ نے ہمیشہ نرم زبان استعمال کی، جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کو فرعون کے سامنے نرم لہجہ اپنانے کا حکم دیا گیا:

"فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا[3] "

اس سے نرمی سے بات کرو۔

.3 سوشل میڈیا پر دعوت کے جدید طریقے

1. ویڈیوز اور گرافکس کے ذریعے اسلامی تعلیمات کی وضاحت۔

---

[1] Ibn Hishām, *Sīrat Ibn Hishām*, vol. 2, p. 321.
[2] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, ḥadīth no. 6094.
[3] *Ṭāhā* 44.

2. بین المذاہب مکالمے کے لیے آن لائن فورمز کا قیام۔
3. ڈیجیٹل اخلاقیات کو اپنانا اور سخت زبان سے گریز۔

5.3. اسلاموفوبیا کے خلاف نبوی اسلوبِ ابلاغ سے رہنمائی

آج کے دور میں اسلاموفوبیا ایک بڑا چیلنج ہے، اور نبی ﷺ کی سیرت سے اس کا مؤثر حل لیا جاسکتا ہے۔

1. صبر اور حسنِ اخلاق کے ساتھ ردعمل

نبی ﷺ کو بارہا طعن و تشنیع کا سامنا کرنا پڑا، مگر آپ ﷺ نے ہمیشہ صبر اور اخلاقی برتری کا مظاہرہ کیا۔ جب مشرکین نے آپ ﷺ کو "مذمّم" نعوذباللہ کہا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ يَسُبُّونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ[1] "

کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ نے کس طرح قریش کی گالیوں کو مجھ سے ہٹا دیا؟ وہ مذمّم کو برا بھلا کہتے ہیں اور میں محمد ہوں!

2. امن اور مکالمے کی راہ

جب اہلِ طائف نے آپ ﷺ پر ظلم کیا، تو آپ نے ان کے لیے بددعا کے بجائے ہدایت کی دعا کی سیرت ابن ہشام۔

عصرِ حاضر میں اطلاق

1. اسلام کے خلاف غلط فہمیوں کے جواب میں علمی اور حکیمانہ انداز اپنانا۔
2. بین الاقوامی میڈیا پر اسلامی تشخص کا مثبت تعارف کرانا۔
3. نفرت انگیز مہمات کا جواب علمی مکالمے اور حسنِ سلوک سے دینا۔

5.4. جدید صحافت اور اسلامی اقدار کے درمیان ہم آہنگی

اسلامی تعلیمات کے مطابق صحافت کے چند بنیادی اصول درج ذیل ہیں:

1. سچائی اور دیانت

"وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ[2] "

حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ۔

صحافت میں غلط خبروں اور پروپیگنڈے سے بچنا اسلامی اصولوں کا تقاضا ہے۔

[1] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, ḥadīth no. 3533.
[2] *Al-Baqarah* 42.

.2 غیر جانبداری اور عدل

"وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا[1] "

جب بات کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔

جدید صحافت میں غیر جانبداری اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔

.3 انسانی وقار کا احترام

نبی ﷺ نے دوسروں کے عیبوں کو ظاہر کرنے سے منع فرمایا:

"وَلَا تَجَسَّسُوا[2] "

اور تجسس نہ کرو۔

عصری اطلاق

1. اسلامی اصولوں پر مبنی معیاری صحافت کا فروغ۔
2. اسلامی اخلاقیات پر مبنی میڈیا ہاؤسز کا قیام۔
3. غیر مسلموں کے سامنے اسلامی تعلیمات کو مہذب انداز میں پیش کرنا۔

نبی اکرم ﷺ کی ابلاغی حکمت عملی جدید دور کے تحدیات جیسے غیر مسلم معاشروں میں دعوت، سوشل میڈیا، اسلاموفوبیا اور صحافت میں اسلامی اقدار کے فروغ کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اگر ان اصولوں کو عصرِ حاضر میں صحیح انداز میں اپنایا جائے، تو اسلام کی حقیقی تعلیمات دنیا کے سامنے مؤثر انداز میں پیش کی جاسکتی ہیں۔

مبحث خامس: نبوی مواصلاتی حکمتِ عملی سے عصری ابلاغی ماڈلز کا موازنہ

نبی اکرم ﷺ کی مواصلاتی حکمت عملی غیر معمولی اثر پذیری، جامعیت اور حکمت پر مبنی تھی۔ جدید ابلاغی ماڈلز میں کارپوریٹ ابلاغیات، سیاسی سفارت کاری اور میڈیا کا نمایاں کردار ہے۔ اس مبحث میں ان ماڈلز کا نبوی طرزِ عمل کے ساتھ تقابلی جائزہ لیا جائے گا۔

.6.1 نبی ﷺ کے خطبات اور جدید عوامی خطابت کا تقابلی جائزہ

.1 نبوی خطابت کی خصوصیات

نبی اکرم ﷺ کی خطابت جامع، بامقصد، سادہ اور دلنشین تھی۔ آپ ﷺ کے خطبات میں درج ذیل خصوصیات پائی جاتی تھیں:

- **جامعیت:** کم الفاظ میں گہری معانی جوامع الکلم۔

---

[1] *Al-Anʿām* 152.
[2] *Al-Ḥujurāt* 12.

- **وضاحت :** آسان اور عام فہم زبان کا استعمال۔
- **موقع کی مناسبت :** ہر موقع پر موزوں اور مؤثر الفاظ۔
- **احساسات کی رعایت :** مخاطب کی نفسیات اور سماجی حیثیت کو مد نظر رکھنا۔

2. جدید عوامی خطابت کے اصول

- **بیانیہ اور دلائل کی ترتیب** Logical Sequencing
- **جذباتی اپیل** Emotional Appeal
- **باڈی لینگویج اور ابلاغی مہارت** Non-verbal Communication
- **میڈیا کے ذریعے زیادہ سے زیادہ رسائی**

نبی ﷺ کی خطابت کا بنیادی اصول **صدق، اخلاص اور اثر انگیزی** تھا جبکہ جدید خطابت میں **پبلک ریلیشنز اور امیج بلڈنگ** پر زور دیا جاتا ہے۔ نبوی اسلوب میں **ایمانداری اور سادگی** جبکہ جدید خطابت میں **مبالغہ آرائی اور سیاسی مقاصد** کا عنصر غالب نظر آتا ہے۔

6.2. اسلامی دعوت اور کارپوریٹ ابلاغیات میں مشترک اصول

1. اسلامی دعوت کے اصول

- **حکمت اور نرمی** " ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ"[1]
- **اخلاص اور سچائی :** نبی ﷺ کا ہر کلام حقیقت پر مبنی ہوتا تھا۔
- **مخاطب کی نفسیات کی رعایت :** ہر فرد سے اس کے فہم اور ماحول کے مطابق بات کرنا۔

2. کارپوریٹ ابلاغیات کے اصول

- **برانڈنگ اور امیج بلڈنگ :** کسٹمر کو متوجہ کرنا اور اعتماد حاصل کرنا۔
- **پرسوئیژن Persuasion اور ڈیٹا ڈرائیون ابلاغیات :** جدید ابلاغ میں مخاطب کی نفسیات اور مارکیٹ ریسرچ کی بنیاد پر بات کی جاتی ہے۔
- **کلیرٹی :** پیغام کو واضح اور یکساں انداز میں پہنچانا۔

کارپوریٹ ابلاغیات میں **مفاد پرستی اور مارکیٹنگ** کا عنصر غالب ہوتا ہے جبکہ اسلامی دعوت **اخلاص اور مقصدیت** پر مبنی ہے۔ دونوں میں مؤثر ابلاغ کے اصول مشترک ہیں، مگر اسلامی دعوت کا مقصد **ہدایت اور اصلاح** جبکہ کارپوریٹ ابلاغیات کا مقصد **منافع اور برانڈ کی ترقی** ہوتا ہے۔

---

[1] *Al-Naḥl* 125.

6.3. سیاسی مذاکرات میں نبوی حکمت عملی اور سفارتی تعلقات

1. نبوی سفارت کاری کے اصول

- **نرمی اور حکمت:** نبی ﷺ نے صلح حدیبیہ جیسے مواقع پر صبر، تدبر اور لچک کا مظاہرہ کیا۔
- **دلیل اور مکالمہ:** آپ ﷺ نے قیصر روم، نجاشی اور دیگر حکمرانوں کو دعوتی خطوط بھیجے۔
- **طویل مدتی حکمت عملی:** نبی ﷺ نے وقتی مصلحتوں کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ مستقبل کو مد نظر رکھا۔

2. جدید سفارتی تعلقات کے اصول

- **قومی مفادات کا تحفظ**
- **معاہدوں کی پابندی اور مذاکرات کی مہارت**
- **تزویراتی شراکت داری Strategic Alliances**

جدید سفارت کاری میں اکثر مفادات اور طاقت کا عنصر غالب ہوتا ہے جبکہ نبوی حکمت عملی **عدل، حکمت اور امن** پر مبنی تھی۔ صلح حدیبیہ اس کی نمایاں مثال ہے، جسے ایک وقتی خسارے کے باوجود طویل مدتی کامیابی کے لیے اختیار کیا گیا۔

6.4. اخلاقی اور تعمیری میڈیا کے فروغ میں سیرت النبی ﷺ کا کردار

1. نبوی ابلاغ میں اخلاقی اصول

- **سچائی**" :وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ"[1]
- **غیبت اور افواہوں سے اجتناب**" :وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا"[2]
- **مثبت پیغام رسانی:** نبی ﷺ نے ہمیشہ خیر اور بھلائی کی تلقین کی۔

2. جدید میڈیا کے مسائل

- **سنسنی خیزی Sensationalism اور جھوٹے بیانیے**
- **منفی خبروں کی زیادہ تشہیر**
- **اسلاموفوبیا اور مسلم مخالف پروپیگنڈا**

نبوی ابلاغ کا بنیادی اصول **حقیقت، سچائی اور اخلاقیات** تھا، جبکہ جدید میڈیا میں **منفی خبروں اور سنسنی خیزی** پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اسلامی میڈیا کو مثبت پیغام رسانی، تعمیری مکالمے اور اخلاقی صحافت کے اصولوں کو اپنانا ہوگا تاکہ میڈیا کے ذریعے اسلام کی اصل تصویر دنیا کے سامنے آئے۔

---

[1] *Al-Ḥajj* 30.
[2] *Al-Ḥujurāt* 12.

نبوی مواصلاتی حکمت عملی جدید ابلاغی ماڈلز کے مقابلے میں زیادہ اخلاقی، تعمیری اور پائیدار اصولوں پر مبنی ہے۔

1. **خطابت:** جدید عوامی خطابت اکثر مصنوعی اور جذباتی اپیل پر مبنی ہوتی ہے، جبکہ نبوی خطابت سادگی، اخلاص اور سچائی کا نمونہ تھی۔
2. **کارپوریٹ ابلاغیات:** کارپوریٹ ماڈلز کا مقصد منافع ہے جبکہ اسلامی دعوت کا مقصد ہدایت اور فلاح ہے۔
3. **سفارت کاری:** جدید سفارتی تعلقات قومی مفادات پر مبنی ہوتے ہیں، جبکہ نبوی سفارت کاری انصاف اور امن پر استوار تھی۔
4. **میڈیا:** نبوی حکمت عملی نے سچائی اور مثبت پیغام رسانی کو فروغ دیا، جبکہ جدید میڈیا میں سنسنی خیزی اور منفی خبروں کا رجحان زیادہ ہے۔

یہ تقابلی مطالعہ ہمیں اس نتیجے پر پہنچاتا ہے کہ جدید ابلاغی ماڈلز میں موجود خامیوں کو نبوی اصولوں کی روشنی میں دور کیا جاسکتا ہے، تاکہ ایک زیادہ اخلاقی، مؤثر اور مثبت ابلاغی نظام قائم ہو سکے۔

خلاصہ کلام Conclusion

اس تحقیق میں نبوی ابلاغی حکمت عملی کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور اسے جدید ابلاغی ماڈلز کے ساتھ تقابلی طور پر پیش کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کی دعوتی، سفارتی اور خطابی مہارتوں کو موجودہ دور کی ابلاغی ضروریات کے تناظر میں جانچنے کی کوشش کی گئی۔ یہ مطالعہ ہمیں یہ باور کراتا ہے کہ سیرت النبی ﷺ میں پائی جانے والی ابلاغی حکمت عملی آج بھی عملی حیثیت رکھتی ہے اور مسلم معاشروں کے لیے ایک قابلِ تقلید ماڈل مہیا کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ابلاغی حکمت عملی جامعیت، سادگی، وضاحت اور اثر پذیری پر مبنی تھی، جو جدید عوامی خطابت، اسلامی دعوت، سفارت کاری اور میڈیا کے اصولوں کے مقابلے میں ایک منفرد اور مؤثر ماڈل پیش کرتی ہے۔ اسلامی دعوت میں اخلاص، سچائی اور حکمت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، جبکہ جدید کارپوریٹ ابلاغیات میں برانڈنگ اور مفاد پرستی زیادہ نمایاں ہے۔ اسی طرح، نبوی سفارت کاری میں صلح حدیبیہ، سفارتی خطوط اور معاہدات کے ذریعے ایک طویل المدتی حکمت عملی اپنائی گئی، جبکہ جدید سفارتی ماڈلز میں قومی مفادات اور مذاکراتی مہارتوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے، مگر اخلاقی پہلو کمزور نظر آتا ہے۔ نبوی میڈیا ہمیشہ سچائی، خیر خواہی اور تعمیری پیغام رسانی کا حامل تھا، جب کہ جدید میڈیا میں افواہیں، سنسنی خیزی اور پروپیگنڈا عام ہو چکا ہے، جو معاشرتی بگاڑ کا سبب بن رہا ہے۔ نبوی ابلاغی حکمت عملی نہ صرف دعوت بلکہ معاشرت، سیاست، سفارت کاری اور میڈیا کے تمام پہلوؤں کو محیط تھی، جس کی بنیاد حکمت، بصیرت، سچائی، نرمی اور دلیل پر استوار تھی۔ عصرِ حاضر میں ان اصولوں کی عملی تطبیق انتہائی اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ ان کے ذریعے اسلاموفوبیا کا مؤثر جواب، میڈیا میں اخلاقیات کا فروغ، سفارتی تعلقات میں بہتری اور

جدید ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اسلامی دعوت کو مؤثر انداز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے اسلامی میڈیا نیٹ ورک کے قیام، دعوت میں ڈیجیٹل ٹولز کے استعمال، سفارتی پالیسیوں میں نبوی اصولوں کے نفاذ، تعلیمی نصاب میں اسلامی ابلاغیات کی شمولیت اور صحافت میں اسلامی اخلاقیات کے فروغ کی ضرورت ہے۔ مزید تحقیق کے امکانات میں جدید میڈیا میں نبوی اسلوبِ ابلاغ، اسلاموفوبیا کے خلاف نبوی حکمتِ مکالمہ، نبوی سفارت کاری اور جدید سفارتی تحدیات، اور اسلامی دعوت و جدید مارکیٹنگ اسٹریٹیجیز کے تقابلی جائزے جیسے موضوعات شامل ہیں۔ نتیجتاً، نبی اکرم ﷺ کی ابلاغی حکمت عملی ہر دور میں قابلِ عمل ہے اور اگر مسلم دنیا اسے جدید ابلاغی ذرائع میں شامل کرلے تو نہ صرف اسلاموفوبیا اور غلط فہمیوں کا خاتمہ ممکن ہو گا بلکہ اسلامی اقدار کا عالمی سطح پر احیاء بھی کیا جا سکتا ہے۔